ڈاکٹرنجم الاسلام کے اوّلین خطوط

Dr. Najm-ul-Islam's Early Letters

Dr. Syed Jawed Iqbal, Chairman, Department of Urdu, University of Sindh, Jamshoro.

Abstract:

Dr. Najm-ul-Islam was the Ex-Chairman, Department of Urdu, University of Sindh and the First Editor of Research Journal "TAHQIQ" Jamshoro.

In 1951, when he was 18 years or so, he joined literary magazine "MAIYAR" published from Merath, India.

A special issue (TANQEED NUMBER) of "MAIYAR", ranked next to "NIGAR" (1946) in Urdu Literary Journalism. This attempt had been appreciated at scholastic level.

In this article, three letters of Dr. Najm have been presented that had been written as the editor of "MAIYAR", to different article writers.

The first letter had been written to Moullana Arshi, 2nd to Iftikhar Azmi and we don't know to whom the 3rd letter had been writing.

Dr. Najm has presented "MAIYAR" as a representative of literary thought and constructive literature, which was against the progressive ideology and parallel to Islamic literature. What were the objectives of Dr. Najm introducing constructive literature and its impacts? The details can be found in the "Editorial" of "TANQEED NUMBER" and to some extend in these letters.

Their letters of Dr. Najm are not only a memoir of editorship of "MAIYAR" but also a very imported reference to his literary life.

ڈاکٹرنجم الاسلام (یکم جولائی ۱۹۳۳ء-۱۳فروری۲۰۰۱ء) ''۱۹۵۱ء میں جب کہ وہ طالبِ علم تھے، میرٹھ سے شایع ہونے والے ادبی رسالے 'معیار' سے وابستہ ہوگئے تھے۔ یہاں وہ مدیر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے تھے۔ ۱۹۵۶ء تک اس عہدے پر خدمات انجام دیں۔''[۱]

آپ نے اپنی غیر معمولی علمی، ادبی اور تحریکی صلاحیتوں کی بدولت اس مجلّے کو ایک ادبی فکر ''تعمیر پسند ادب'' کے ترجمان کی حیثیت سے متعارف کرایا۔

ڈاکٹر نجم نے ماہ نامہ ''معیار'' کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بے حد تگ ودو کی اور وہ اس میں کام یاب بھی ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں انھوں نے بہ حیثیت مدیر، ''آل انڈیا ادبی سمپوزیم'' منعقدہ علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی میں پہلا کانفرنس پیپر بہ عنوان ''ادب اور تنقید کا تعمیر پسند نظریہ'' پڑھا۔ (اس زمانے میں آپ میرٹھ کالج میں بی۔اے کے طالبِ علم تھے۔) جو 'معیار' کے ادبی مقاصد اور نظریات سے متعلق تھا۔ اس سمپوزیم کے دیگر شرکاء میں آلِ احمد سرور، سیّد احتشام حسین، قاضی محمد عبدالغفار، ڈاکٹر مسعود حسین، ڈاکٹر محمد حسن اور سیّد اصغر علی عابدی شامل تھے۔[۲] اس سمپوزیم میں ڈاکٹر نجم کی شرکت بہ حیثیت مدیر اور نقاد اُن کی صلاحیتوں کا اعتراف تھی۔

۱۹۵۴ء ہی میں ڈاکٹر نجم نے ''معیار کا تنقید نمبر'' شایع کیا۔[۳] اُردو کی ادبی صحافت میں ''نگار'' کے ''تنقید نمبر'' (۱۹۴۶ء) کے بعد یہ دوسری کام یاب کوشش تھی۔ جسے سنجیدہ ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس شمارے کی تیاری میں کتنی محنت کی گئی؟ تعمیر پسند ادب اور اس کے ثمرات کو متعارف کرانے کے لیے فاضل مدیر کے کیا مقاصد تھے؟ اس کی تفصیلات اس قابلِ ذکر شمارے کے اداریے (نقش اوّل) میں ملتی ہیں اور کسی حد تک تفاصل کا اندازہ ان خطوط سے بھی ہوتا ہے جو ڈاکٹر نجم نے مضمون نگاروں کو تحریر کیے۔ اس ذیل کے تین خط، راقم الحروف کو اُن کی اہلیہ سے حاصل ہوئے جو پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ ''معیار'' کے لیٹر پیڈ پر لکھے گئے ہیں اور ارسال کیے جانے والے مکاتیب کی نقل ہیں۔ جن کی صراحت خطوط پر موجود ہے۔

۱

۲۲ اگست ۱۹۵۳ء[۱]

نقل

مکرمی ومحترمی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ[۲]

نوازش نامہ مل گیا ہے۔ آپ جیسے حضرات کی رسائل خوری کسی طرح بھی گراں نہیں کہی جاسکتی۔ یہی کیا کم ہے کہ آپ ''معیار'' کو پسند فرماتے ہیں۔ وہ لوگ اور ہوتے ہیں جن کا سود انفع بخش ہونے کے باوجود ذوق پر گراں ہوتا ہے۔ آپ کی تحسین، ایک سخن شناس کی تحسین ہے۔

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

مقالہ کے موضوع کے انتخاب میں ایک عام بات تو یہ ہے کہ موضوع بھی آپ چاہیں (تو) منتخب فرما سکتے ہیں۔ بہرحال اس سے فنِ انتقاد کے کسی اہم گوشہ پر روشنی پڑنی چاہیے۔ خصوصاً اُردو تنقید پر۔ اگر تھوڑا بہت اختلاف رائے بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ نقطہ نظر کی وضاحت کے لیے ایک مقالہ میں تمام مقالوں کے ایسے مقامات کو سامنے رکھ کر محاکمہ کرلیا جائے گا۔ اس طرح دو فائدے حاصل ہوجائیں گے ایک تو تنقید نگار کو اظہارِ خیال کا پورا موقع مل جائے گا دوسرے ہمارے مقصد کی یکسانی بھی برقرار رہے گی۔

دوسری بات آپ کے تحریر کردہ موضوع کے بارے میں ہے اور وہ یہ کہ یہ تو صحیح ہے کہ ہر شاعر کا کلام اس کے اخلاق و عادات کا آئینہ دار نہیں ہوتا۔ لیکن کیا یہ بھی درست ہے کہ کلام کو اخلاق و عادت کا پابند ہونا چاہیے۔ اگر آپ اس پر بھی کچھ روشنی ڈالیں گے تو آئندہ کہ کچھ اور کام کی باتیں بھی سامنے آجائیں گی [۳] اور ہم لوگ آپ کے علم اور آپ کے تنقیدی شعور سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس کے علاوہ یوں بھی اب محض واقعات وحقائق کی عکاسی کے ساتھ ساتھ تقاضوں اور ذمہ داریوں کی پکار عام ہو رہی ہے اور کچھ بے جا بھی نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ جس ماحول میں اُردو شاعری پھلی پھولی ہے، اس کی خصوصیات، اس کی روایت، اس کی نفسیات کا تقاضا یہی ہو کہ کلام اور اخلاق، عادات میں تضاد پایا جائے اور جذبہ و خیال اپنے لیے اظہار کا جو طریقہ چاہتے ہوں ویسا طریقہ انھیں نہ مل سکے، اس لیے انتقادی استقراء کے ضمن میں یقیناً آپ کے خیال کو ملحوظ رکھے بغیر اُردو شاعری سے انصاف کرنا ناممکن ہوگا۔ لیکن جس ماحول میں اس تضاد کو ختم کرنے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہو اور فکری میلانات تیزی سے بڑھ رہے ہوں، اس میں جدید شاعری کا رخ متعین کرنے اور تشریح و استقراء کے نتائج سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

امید ہے کہ آپ کے مقالے سے ہمیں یہ رہنمائی حاصل ہوجائے گی۔ مقالہ کی تیاری میں دو ماہ کا عرصہ یعنی ستمبر اکتوبر آپ کے لیے۔ باقی دو ماہ جمع و ترتیب اور جملہ طباعتی مراحل کے لیے۔ ان شاء اللہ دسمبر کے آخری ہفتے میں یہ نمبر سپردِ ڈاک کردیا جائے گا۔

دستخط

نجم الاسلام

۲

۲۰ جولائی ۱۹۵۳ء [۱]

جناب محترم السلام علیکم ورحمتہ اللہ [۲]

ہم لوگ معیار کا ایک خاص نمبر (تنقید نمبر) نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد موجودہ تنقیدی اصولوں اور زاویوں کو مختلف ادبی مقاصد کی روشنی میں واضح کرنا اور ایک بہتر ادبی مقصد کی تعین کرتے ہوئے بہتر معیارِ نقد کی تعین کی کوشش کرنا ہے۔ یہی ''معیار'' کے پیشِ نظر اب تک رہا ہے اور اسی کے لیے اب ''تنقید نمبر'' نکالا جا رہا ہے۔ جس کا تھوڑا بہت اندازہ آپ نے ''معیار'' کے معمولی پرچوں سے مطالعہ کے بعد لگایا ہوگا۔

اس موضوع پر جو کچھ آپ ہمیں دے سکیں گے اس کے لیے ہم بے حد سپاس گزار ہوں گے۔ چاہے اس کا تعلق تاریخ انتقاد سے ہو اور اس میں یونانی، عربی اور مغربی انتقاد کی روشنی میں اُردو انتقاد سے بحث کی گئی ہو یا اس کے بغیر انتقاد کے Function پر کچھ مواد ہو۔ موضوع آپ خود بھی منتخب فرما سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو ہم بھی اشارۃً عرض کرسکتے ہیں [۳] یہ آپ کی مرضی پر ہے۔ بہرطور، ایک مقالہ ہونا ضرور چاہیے اور یقین ہے کہ اس خواہش کو پورا کرکے آپ اُردو ادب کی مفید خدمت کے ساتھ ساتھ ''معیار'' کو بھی بہترین فکری اور علمی غذا پہونچائیں گے۔

معروضات کی رسید اور آپ کے ارادہ کی اطلاع کا شدید انتظار رہے گا۔ مقالہ کی تیاری میں دو ماہ کا عرصہ غالباً کافی ہوگا۔

نجم الاسلام

۳

۲۲ اگست ۱۹۵۳ء

مکرمی و محترمی۔ آداب و نیاز [۱]

نوازش نامہ مل گیا ہے۔ اپنے افکار و خیالات کے بارے میں آپ نے جس صاف گوئی سے کام لیا ہے اس کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہیں۔ بہرکیف، آپ غزل عنایت فرمائیں اور اس پر

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

جو چاہیں تحریر فرمائیں۔ آپ کے خیالات اپنے بارے میں بر بنائے انکساری جو کچھ بھی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُردوداں حلقہ عام طور سے آپ کے خیالات ور جحانات سے واقف ہے اس لیے کسی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں۔

غزل میں عموماً جن کائناتی حقائق کو آپ نے اپنا موضوع بنایا ہے ان کا انکار کون کر سکتا ہے۔ ایسے مسلمات وحقائق نظریوں اور فلسفوں کی برائی اور اچھائی سے بالاتر ہیں۔ البتہ جہاں مارکسی خیالات ہیں وہاں وہاں دوسرے نظریوں کے علم برداروں کے لیے گنجائشِ کلام نکلتی ہے۔ لیکن جس قدر ایسے مقامات آپ کے یہاں ہیں کم وبیش اتنے ہی ایسے بھی ہیں جن میں مارکسی معتقدات سے آزادرہ کر آپ نے کچھ پیش فرمایا ہے۔ ممکن ہے یہ میرا اندازہ پورے طور سے صحیح نہ ہو یا اس کا سبب فکری ارتقا کے مختلف مراحل کو نظر انداز کر دینا ہو۔ اس لیے میں اس پر زیادہ زور بھی نہیں دیتا۔

افسوس ہے کہ آپ کی صحت کی خرابی کے سبب سے ہم آپ کے مقالہ سے محروم رہیں گے۔ آپ کو اس کام کے لیے تکلیف دینے سے مدعا یہ تھا کہ مارکسی تنقید کی ترجمانی اس نمبر میں ذمہ داری کے ساتھ ہوتی اور اس کے لیے آپ کی ذات نہایت موزوں تھی۔ بہرحال اب کچھ اور سوچا جائے گا۔

ذاتی طور سے میں آپ کے کلام سے بے حد دلچسپی رکھتا ہوں۔ کارلائقہ سے یاد فرمائیں۔

نقل

نجم الاسلام

حوالے اور حواشی

ا۔ غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔اے اُردو، بہ عنوان ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام ور شاگردوں کی ادبی خدمات کا جائزہ''، از نازنین سلیم، ۱۹۹۸ء۔

۲۔ اس سمپوزیم میں پڑھے جانے والے مقالات کا مجموعہ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈینٹس یونین، علی گڑھ نے مئی ۱۹۵۴ء میں ''اُردو ادب کا ارتقا'' کے عنوان سے شایع کیا۔ ان مقالات کو منور حسن خاں اور قاضی جمال الدین احمد نے مرتب کیا ہے۔ ۲۰۰ صفحات پر مشتمل اس مجموعے میں درجِ ذیل ۸ مقالات شامل ہیں:۔

۱۔ اُردو زبان کا مستقبل از قاضی عبدالغفار
۲۔ غزل کا فن از ڈاکٹر مسعود حسین
۳۔ اُردو تنقید کا ارتقا (ایک مختصر جائزہ) از سیّد احتشام حسین
۴۔ قدیم وجدید اُردو ادب کی مشترک قدریں از آل احمد سرور
۵۔ تصوف اُردو ادب میں از عبدالمالک آروی
(یہ مقالہ سمپوزیم میں پڑھنے کے لیے لکھا گیا تھا لیکن آروی صاحب بیماری کے باعث شرکت نہیں کر سکے۔)
۶۔ جدید اُردو شاعری (ایک خاکہ) از ڈاکٹر محمد حسن
۷۔ ادب اور اسلام از اصغر علی عابدی
(ڈاکٹر نجم نے بتایا تھا کہ اصغر علی عابدی کے اس مقالے سے اُن کے ذہن میں آیا کہ ''تحریکاتِ احیائے دین اور اُردو ادب پر اُن کے اثرات'' پر مقالہ لکھا جائے۔ چناں چہ انھوں نے ایم۔اے اُردو کے لیے اسی عنوان سے مقالہ تحریر کیا۔ یہ مقالہ ۱۹۶۰ء لکھا گیا اور ۱۹۸۹ء میں ''دین وادب'' کے عنوان سے کتابی صورت میں شایع ہوا۔)
8 ادب اور تنقید کا تعمیر پسند نظریہ از نجم الاسلام

۳۔ ماہ نامہ ''معیار'' میرٹھ کا یہ ''تنقید نمبر'' ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا۔ ۱۸۳ صفحات پر مشتمل اس شمارے میں درج ذیل اہل قلم کے مقالات شامل ہیں۔

o <u>ادب اور تنقید کے نظریے</u>

۱۔ تنقید اور نقاد کی ذمہ داریاں از عاصی ضیائی رام پوری
۲۔ ادب کی نفسیاتی ماہیئت از ابن فرید
۳۔ ادب اور تنقید کا تعمیر پسند نظریہ از نجم الاسلام
۴۔ تنقیدِ جدید از نثار احمد فاروقی
۵۔ ادب کے مثبت تصورات از جمیل احمد فاروقی
۶۔ ادب میں افادیت کے لوازم از معزز علی بیگ
۷۔ ادب اور اسلامی ادب از مسعود جاوید
۸۔ ادب، زندگی اور اسلام از ابوالمطہب
۹۔ کچھ اسلامی ادب کے بارے میں از انور صدیقی

o <u>جائزے اور مطالعے</u>

۱۔ ترقی پسند ادب کا جائزہ از حمیداللہ صدیقی
۲۔ تعمیر ادب اور جنسیت از ابن فرید
۳۔ شعر اقبال کا فنی اسلوب از عاصی ضیائی رام پوری
۴۔ عہدِ جاہلیت کی عربی شاعری از افتخار اعظمی
۵۔ شاعر کا قول وفعل از امتیاز علی خاں عرشی
۶۔ ارسطو کی بوطیقا از محمد عثمان رمز
۷۔ ہمارے اسلام پسند شاعر از جمیل احمد فاروقی

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com

''معیار'' کا یہ نمبر ۱۹۹۵ء میں دوسری مرتبہ ادارہ علمی، حیدرآباد سے شایع (عکسی) ہوا۔ ''ادارہ علمی'' ڈاکٹر نجم الاسلام کی تحریک و تجویز پر قائم ہوا تھا۔ اس کے تحت ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کی کتاب ''بیتی کہانی'' بھی شائع ہوئی تھی۔ آپ نے ایک اور ادارہ، ''ادارۂ اُردو، حیدرآباد'' کے نام سے شروع کیا جس کے تحت درج ذیل چھے کتابیں شایع ہوئیں۔ ساتھویں کتاب تیار تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کی مصروفیات اور طبیعت کی ناسازی کے باعث شایع نہیں ہوسکی۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ دین و ادب، مقالہ برائے ایم۔اے اُردو از نجم الاسلام۔
۲۔ اُردو ادب اور طبقۂ نسواں (مجموعۂ مضامین) از مسز رابعہ اقبال۔
۳۔ مطالعات (تحقیقی مقالات کا مجموعہ) از ڈاکٹر نجم الاسلام۔
۴۔ اُردو کے نعتیہ قصائد از ڈاکٹر خان رشید۔
۵۔ دو آہنگ حصہ اوّل (عربی، فارسی اور ترکی شاعری کے اُردو تراجم) از ڈاکٹر نجم الاسلام۔
۶۔ ''رسمیاتِ مقالہ نگاری'' از ڈاکٹر نجم الاسلام۔
۷۔ دو آہنگ حصہ دوم (فارسی شاعری کے اُردو تراجم، غیر مطبوعہ) از ڈاکٹر نجم الاسلام۔

مذکورہ دونوں ادارے قائم کرنے کے کاروباری مقاصد نہیں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی خواہش تھی کہ ان اداروں کے تحت شعبۂ اُردو سندھ یونیورسٹی کے اساتذہ اور شاگرد اپنی تحقیقی کتابیں، اپنے خرچ پر شایع کریں۔ اس طرح یہ سب علمی حوالے سے آپس میں جڑے رہیں۔ ان دونوں اداروں کے تمام معاملات کی دیکھ بھال وہ خود کیا کرتے تھے۔ ان اشاعتی کاموں میں پروفیسر رابعہ اقبال اور عتیق احمد جیلانی ڈاکٹر صاحب کے معاونت کیا کرتے تھے۔ جب کہ مشوروں میں شعبے کے تمام اساتذہ شامل ہوتے تھے۔

ڈاکٹر نجم ہی کی تجویز پر ''ادارۂ تخلیقات''، حیدرآباد بھی بنایا گیا تھا۔ جس کے تحت دو شعری مجموعے: ''خواب اور آئینہ'' اور ''کانٹوں میں گلاب'' شایع کیے گئے۔ یہ دونوں کتابیں شعبۂ اُردو سندھ یونیورسٹی کی پروفیسر، ڈاکٹر سعدیہ نسیم صاحبہ کی ہیں۔

خط:۱

۱۔ تاریخ انگریزی میں تحریر ہے۔ August, 22nd
۲۔ اس خط پر مکتوب الیہ کا نام درج نہیں ہے۔ البتہ خط کی پشت پر ''محترم امتیاز علی صاحب عرشی، رضا لائبریری، رام پور'' تحریر ہے۔
۳۔ عرشی صاحب کے خیالات ان کے مضمون ''شاعر کا قول و فعل'' میں ملتے ہیں۔ مضمون کی پہلی سطر میں مولانا عرشی نے یہ مفروضہ قائم کیا کہ ''شاعر کا کلام اس کے اپنے اخلاق و عادات کا آئینہ ہوتا ہے۔'' (ص ۱۳۸) اور پھر تفصیلی جائزے اور بحث کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ''دراصل شاعر جو کچھ کہتا ہے، اس میں اس کے حال سے زیادہ ان روایاتِ شعر کو دخل ہوتا ہے جو سیکڑوں برس سے ایک ایک لفظ اور ایک ایک مطلب کے اندر رچ بس گئی ہے...'' (ص ۱۴۶) مضمون نہایت اعلیٰ پائے کا ہے۔ یہاں تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ تفصیلی مطالعے کے لیے ملاحظہ کیجیے: ماہ نامہ ''معیار'' میرٹھ، ''تنقید نمبر''، ۱۹۵۴ء ص ۱۳۸ تا ۱۴۷۔

خط نمبر:۲

۱۔ تاریخ انگریزی میں تحریر ہے۔ July, 20th 1953
۲۔ اس خط پر مکتوب الیہ کے نام کی صراحت نہیں ہے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام کے ابتدائی زمانے کے ذخیرہ مکتوبات میں کرم خوردہ خطوط اور پوسٹ کارڈ کی ایک مناسب تعداد بھی ہے۔ جو اتنے شکستہ ہو چکے ہیں کہ ہاتھ لگانے سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط افتخار اعظمی کے نام ہے۔
۳۔ افتخار اعظمی کو ان کی درخواست پر مضمون کے لیے عنوان نجم صاحب نے تجویز کیا تھا۔ اعظمی صاحب نے اس میں کچھ تبدیلی کی اور ''عہد جاہلیت کی عربی شاعری کا پس منظر'' کے عنوان سے مضمون تحریر کیا، جو ''تنقید نمبر'' میں شایع ہوا (ص ۱۲۱ تا ۱۳۶) مکتوباتِ اعظمی کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ مضمون بہت طویل تھا جس میں نجم صاحب نے کانٹ چھانٹ کی تھی۔ جسے مضمون نگار نے ''تنقید نمبر'' کے مفاد میں پسند فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔

خط نمبر:۳

۱۔ اس خط پر مکتوب الیہ کے نام کی صراحت نہیں ہے۔ خط کے مندرجات سے پتا چلتا ہے کہ مکتوب الیہ شاعر ہے، اس نے غزل میں عموماً کائناتی حقائق کو موضوع بنایا ہے۔ اور یہ کہ مارکسی نقاد ہے۔

کتابیات

۱۔ خان رشید، ڈاکٹر، ''اُردو کے نعتیہ قصائد''، طبع دوم، حیدرآباد، ادارۂ اُردو، ۱۹۹۲ء۔
۲۔ رابعہ اقبال، مسز: ''اُردو ادب اور طبقہ نسواں''، حیدرآباد، ادارۂ اُردو، ۱۹۹۰ء۔
۳۔ منور حسین خاں، قاضی جمال الدین احمد: مرتبہ ''اُردو ادب کا ارتقا''، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی اسٹوڈینٹس یونین، ۱۹۵۴ء۔
۴۔ نجم الاسلام: ''دین و ادب''، حیدرآباد، ادارۂ اُردو، ۱۹۸۹ء۔
۵۔ نجم الاسلام: ''دو آہنگ''، حیدرآباد، ادارۂ اُردو، ۱۹۸۹ء۔
۶۔ نجم الاسلام: ''مطالعات''، حیدرآباد، ادارۂ اُردو، ۱۹۹۰ء۔
۷۔ نجم الاسلام: ''رسمیاتِ مقالہ نگاری''، حیدرآباد، ادارہ اُردو، ۱۹۹۲ء۔

غیر مطبوعہ

۱۔ نازنین سلیم: مقالہ برائے ایم۔اے، اُردو بہ عنوان ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام ور شاگردوں کی ادبی خدمات کا جائزہ''، مملوکہ شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، ۱۹۹۸ء۔
۲۔ نجم الاسلام: ''دو آہنگ (حصہ دوم)''، مخزونہ انعام الحق عباسی، حیدرآباد۔

رسائل

۱۔ ماہ نامہ ''معیار'' تنقید نمبر، طبع اوّل، میرٹھ، انڈیا، ۱۹۵۴ء۔
۲۔ ماہ نامہ ''معیار'' تنقید نمبر، طبع دوم، حیدرآباد، ادارۂ علمی، ۱۹۵۵ء۔
۳۔ ماہ نامہ ''نگار''، تنقید نمبر، ۱۹۴۶ء۔

o < ------ > o

PDF Created with deskPDF PDF Writer - Trial :: http://www.docudesk.com